رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ | ٹیلیفون نمبر ۹۱

اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۔ اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی

اللہ اکبر — الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی	شرح چندہ پیشگی
تار کا پتہ "الفضل" قادیان	سالانہ ۱۵ء، ششماہی ۸، سہ ماہی ۴؁ ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | مورخہ ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۴ر اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز لاہور سے آج صبح ساڑھے نو بجے کراچی میل کے ذریعہ سندھ تشریف لے گئے۔ حضور کی روانگی کے وقت نیشنل لیگ کور کے والنٹیرز اور بہت سے دوسرے اصحاب موجود تھے۔ حضور نے سب کو شرف معانقہ بخشا۔ ٹرین نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعروں کے درمیان روانہ ہوگی۔ آج ساڑھے آٹھ بجے شب کی ٹرین سے نیشنل لیگ قادیان کے والنٹیرز اور دوسرے اصحاب لاہور سے واپس آئے۔ والنٹیرز کو سٹیشن سے جلوس کی صورت میں نعرہ ہائے تکبیر، حضرت مرزا غلام احمد کی جے حضرت امیر المومنین زندہ باد لگاتے ہوئے ریتی چھلہ میں پہنچ کر باقاعدہ منتشر ہوئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وحیٔ نبوّت کی شناخت کا پیمانہ

"اے میری قوم خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے۔ یقین کر۔ کہ میں مفتری نہیں ہوں۔ خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں۔ کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی۔ جو صادق کو مل سکتی ہے تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس کو وحی پانے کے لئے تیئیس ۲۳ برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں کا پیمانہ ہے۔ اور ہزاروں لعنتیں خدا کی اور فرشتوں کی اور خدا کے پاک بندوں کی اس شخص پر ہیں جو اس پاک پیمانہ میں کسی خبیث مفتری کو شریک سمجھتا ہے اگر قرآن کریم میں آیت لَوْ تَقَوَّلَ بھی نازل نہ ہوتی۔ اور اگر خدا کے تمام پاک نبیوں نے نہ فرمایا ہوتا۔ کہ صادقوں کا پیمانہ عمر وحی پانے کا کاذب کو نہیں ملتا۔ تب بھی ایک سچے مسلمان کی وہ محبت جو اپنے پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہونی چاہیئے۔ کبھی اس کو اجازت نہ دیتی۔ کہ وہ یہ بے باکی اور بے ادبی کا کلمہ مونہہ پر لا سکتا۔ کہ یہ پیمانہ وحی نبوت یعنے تیئیس ۲۳ برس جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا یہ کاذب کو بھی مل سکتا ہے۔ پھر جس حالت میں قرآن شریف نے صاف لفظوں میں فرما دیا۔ کہ اگر یہ نبی کاذب ہوتا تو یہ پیمانہ عمر وحی پانے کا اس کو عطا نہ ہوتا۔ اور توریت نے بھی یہی گواہی دی۔ اور انجیل نے بھی یہی۔ تو پھر کیسا اسلام اور کیسی مسلمانی ہے۔ کہ اُن تمام گواہیوں کو صرف میرے بغض کے لئے ایک ردّی چیز کی طرح پھینک دیا گیا۔ اور خدا کے پاک قول کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔ میں سمجھ نہیں سکتا۔ کہ یہ کیسی ایمانداری ہے۔ کہ ہر ایک ثبوت جو پیش کیا جاتا ہے اُس کے...

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریکِ جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہوگئی ہے۔ اس ماہ میں اسکے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ؏

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آگیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ؏

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کردیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہوسکتے ہیں ؏

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے ؏

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اسے بتادیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ؏

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ؏

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے۔ اسکی اعانت یقیناً ترقیٔ درجات کا موجب ہوگی ؏

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ؏

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہوچکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ؏

اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ؏

خاکسار: مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

اخبار احمدیہ

گوکھووال میں جماعت احمدیہ کا ضروری جلسہ

۹-۱۰ اکتوبر کو گوکھووال چک ۲۷۶ ضلع لائل پور میں احرار جلسہ کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد ہے۔ کہ پچھلے سال جو شاندار کامیابی جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی تھی اس کا اثر زائل کریں۔ جماعت احمدیہ گوکھووال جوابی طور پر جلسہ کر رہی ہے۔ اس لئے قریب کی جماعتوں کے دوست ضرور مقررہ تاریخوں پر تشریف لاکر جلسہ کی رونق بڑھائیں۔ بستر ہمراہ لائیں۔ خاکسار فضل محمد شاہ سکرٹری جماعت احمدیہ گوکھووال ۲۷۶ ر۔ب ڈاکخانہ کرتار پور ضلع لائل پور

درخواست ہائے دعا

بابو عبد الجلیل صاحب شیوہ کی لڑکی سعیدہ بعارضہ نمونیہ بیمار ہے۔ شیخ رحمۃ اللہ صاحب شاکر کے والد حافظ نور محمد صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں چند روز سے بیمار ہیں۔ محمد حسین صاحب کراچی کی بیوی عرصہ چار ماہ سے درد گردہ کے باعث بیمار ہے۔ ارشاد الحق صاحب کپورتھلہ کتے کے کاٹنے کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ولادت

(۱) مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل رکن ادارہ الفضل کے ہاں ۲-۳ اکتوبر کی درمیانی شب پہلا لڑکا تولد ہوا احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بچے کو درازیٔ عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے۔

(۲) میرے داماد سید عباس علی شاہ صاحب نواب شاہ سندھ کے ہاں دو اکتوبر پہلا لڑکا تولد ہوا احباب اسکی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری واعظ مقامی قادیان

دعائے مغفرت

خان صاحب عبد العلیم صاحب ریٹائرڈ چیف سینٹری انسپکٹر بنارس چھاؤنی کی بڑی بہو بعارضہ دق ۲۷ ستمبر کو وفات پاگئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں خاکسار الہدین بنارس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۹ رجب ۱۳۵۶ھ

وزیر اعظم پنجاب کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کی تگ و دو

وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خاں ایک ایسی طبیعت کے انسان ہیں۔ کہ آپ سے کئی معاملات میں اختلاف رکھنے والے بھی آپ کی فراخ حوصلگی نیک طینتی اور نرم مزاجی کے معترف ہیں۔ وزارت عظمٰی کی ذمہ واریاں اٹھانے سے قبل ہندو اور سکھ آپ کے بہت بڑے مداح تھے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ نے باوجود پنجاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ مناصب پر فائز رہنے اور وسیع اختیارات رکھنے کے کبھی ہندوؤں یا سکھوں کو شکایت کا کوئی موقعہ نہیں دیا۔ اور ہر طرح ان کی دلداری اور ناز برداری کی۔ اب بھی جب سے وزیر اعظم ہوئے ہیں۔ کئی مواقع پر ہندوؤں اور سکھوں کو ممنون احسان بنا چکے ہیں۔ چھاؤنی لاہور کے مذبح کا واقعہ ہی ایک تازہ اور عظیم الشان مثال ہے۔ جس کے متعلق خود ہندوؤں کا اقرار ہے کہ اگر پنجاب میں سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم نہ ہوتے۔ بلکہ عنانِ حکومت کسی انگریز کے ہاتھ میں ہوتی۔ تو مذبح اس آسانی اور اتنی جلدی بند نہ ہو سکتا چنانچہ "پرتاپ" نے اپنے ایک تازہ پرچہ (۴ر اکتوبر) میں لکھا ہے:۔

"بے شک گورنمنٹ مبارکباد کی مستحق ہے۔ اس مبارکباد میں میں سر سکندر حیات کو بھی شامل کرتا ہوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر سر سکندر حیات کی جگہ سر ہنری کریک ہوتے۔ تو بوچڑ خانہ کی سکیم آسانی سے ترک نہ کی جاتی"۔

اسی وجہ سے ہندوؤں اور سکھوں نے مذبح کے بند ہونے کے بعد متفقہ طور پر سر سکندر حیات خان کے شکریہ کی قرار دادیں پاس کیں۔ اور ان کی بہت تعریف و توصیف کی۔ لیکن یہ الفاظ ابھی فضا میں گونج ہی رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے بعض حلقوں کی طرف سے وزیر اعظم پنجاب کی مخالفت کا دھواں اٹھ رہا ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ جو سکھوں کی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے لیڈر ہیں۔ اور جن کی بہت کچھ ناز برداریاں سر سکندر حیات خاں اپنی اتحاد کانفرنس کے سلسلہ میں کر چکے ہیں۔ انہوں نے اخبارات میں ایک خط بنام سر سکندر حیات خاں شائع کرایا ہے جس میں ادب و تہذیب کی تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر لکھ دیا گیا ہے کہ:۔

"آپ کی موجودہ کوششوں کا مقصد مسلمانوں کی پوزیشن کو مضبوط بنانا اور صوبہ میں مسلم راج قائم کرنا ہے"۔

پھر لکھا ہے:۔

"جب سے آپ نے گورنمنٹ کا چارج لیا ہے۔ حالات اور بھی خراب ہو گئے ہیں۔ آپ کا انحصار مسلمان ممبران اسمبلی پر ہے۔ اور انہیں خوش کرنے کے لئے آپ مسلمانوں کو صوبہ میں وُہی درجہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو آپ کی حکومت سے پہلے یورپینوں کو حاصل تھا"۔

حالانکہ حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں فتنہ پرداز عناصر نے جس قدر فرقہ وارانہ فسادات کرائے۔ اور جتنا مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان پہنچایا۔ وُہ اپنی مثال آپ ہی ہے۔ اور باوجودیکہ پنجاب کی عنانِ حکومت مسلمان وزیر اعظم کے ہاتھ میں ہے۔ اور ان کی پارٹی کی اکثریت مسلمان ممبروں پر مشتمل ہے۔ مسلمان اخبارات اس رنج اور افسوس کا اظہار کرنے سے باز نہیں رہ سکے۔ کہ جو گزشتہ فسادات کے سلسلہ میں مسلمانوں کے نقصان کے متعلق ان کے دل میں حکومت کی نسبت پیدا ہوا۔

اب ایک طرف ان واقعات کو رکھتے ہوئے جن میں مسلمانوں کو جان اور مال کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اور دوسری طرف گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے صدر ماسٹر تارا سنگھ صاحب کے اعلان کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے۔ کہ وزیر اعظم پنجاب خواہ غیر مسلموں کی خاطر مسلمانوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دیں۔ تو بھی ان کے مونہہ بند نہیں کر سکتے۔

سکھوں کے علاوہ ہندوؤں کے ایک طبقہ کا رویہ بھی سر سکندر حیات خاں کے متعلق کوئی کم افسوسناک نہیں ہے۔ اور ان کی دلی خواہشوں کا پتہ "ملاپ" کے ان اشعار سے لگتا ہے۔ جو اس نے ۳ر اکتوبر کے پرچہ میں صوبہ سرحد کی سابقہ وزارت کے خلاف لکھے۔ اور جن میں سے دو یہ ہیں ؎

وزارت سے باہر نکالے گئے
وطن ناشناس اور رجعت پسند

خدا لائے پنجاب میں بھی وہ دن
کریں ناطقہ ہم سکندر کا بند

مطلب یہ کہ سر سکندر حیات خاں باوجود ان خوبیوں کے جو وہ اپنی ذات میں رکھتے ہیں اور جن کا غیر مسلموں کو بھی اعتراف ہے۔ باوجود ان رعایتوں کے جو ان کی طرف سے غیر مسلموں کو حاصل ہو رہی ہیں۔ اور جن کا وُہ انکار نہیں کر سکتے۔ وہ اس موقعہ کی تاک میں ہیں۔ کہ سر سکندر حیات خان کا ناطقہ بند کر دیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم جب یہ دیکھتے ہیں۔ کہ احرار کا ملت فروش اور غدار گروہ بھی وزیر اعظم اور ان کی حکومت کو بدنام کرنے کے لئے انتہائی زور لگا رہا ہے اور اس کی کوشش یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو موجودہ وزارت کے خلاف اکسایا جائے۔ تو خطرہ اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

فلسطین میں نہایت نازک صورتِ حالات

فلسطین میں ایک عرصہ سے جو بد امنی رونما تھی۔ اور جس نے تمام اسلامی عالم کو تشویش میں مبتلا کر رکھا تھا۔ نہایت رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اس میں کمی ہونے کی بجائے بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ جیسا کہ تازہ خبروں سے ظاہر ہے۔ بڑی کثرت سے مسلمان لیڈروں کی گرفتاریاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ عربوں کی مجلس کبیر کو خلافِ قانون قرار دے دیا گیا ہے۔ مفتی اعظم کو سپریم مسلم کونسل کی صدارت جنرل وقف کمیٹی کی رکنیت اور چیئرمینی سے ہٹا دیا گیا ہے۔ تمام سرحدی ناکے بند کر دیئے گئے ہیں۔ ٹیلیفون کے ذریعہ مراسلت کا سلسلہ روک دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں عربوں میں جوش و خروش بڑھتا جا رہا ہے۔ سارے ملک میں اضطراب اور بے چینی پھیل گئی ہے۔

غرض حالات بد سے بدتر صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں میں غم و غصہ کا پیدا ہونا تو قدرتی امر ہے۔ دُوسرے لوگ بھی حکومت برطانیہ کے متعلق کوئی اچھی رائے نہیں قائم کر رہے ہے۔ اور اب تو یہاں تک کہا جا رہا ہے۔ کہ جھگڑے کا موجب عربوں اور یہودیوں کی کشمکش نہیں۔ بلکہ حکومتِ برطانیہ کا وُہ طریق عمل ہے۔ جو اس نے اپنے خاص مصالح کی بنا پر فلسطین میں اختیار کر رکھا ہے۔

موجودہ فتنہ کے متعلق بعض اصحاب کے خواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷

خواب میں مجھے تین دفعہ یہ آواز آئی۔ کہ اے بنی اسرائیل ہوشیار ہو جاؤ۔ اے بنی اسرائیل ہوشیار ہو جاؤ۔ اے بنی اسرائیل ہوشیار ہو جاؤ۔ اس کے بعد دیکھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جماعت کی فوجی پریڈ کرا رہے ہیں۔ اور Form Fours کی حالت میں ہیں۔ خاکسار عبدالقادر از سنگوال

۲۸

کافی عرصہ ہوا خاکسار نے خواب میں دیکھا۔ کہ چاند کو گرہن لگا ہوا ہے۔ ہم سب لوگ بہت غمگین ہیں۔ اچانک ہمیں کہا گیا کہ درود شریف پڑھو۔ ہم نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ تو آہستہ آہستہ چاند کی سیاہی دور ہونی شروع ہو گئی۔ صبح اٹھتے ہی سب سے پہلا خیال جو دماغ میں آیا۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر تھا۔ کہ

"کروں گا دور اس ماہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا"

اور تشریح دماغ میں گزر گئی۔ کہ یہ مخالفت کی طرف اشارہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اندرونی دشمن کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی کہ حضور کی کامیابی دکھا دی یقینی ہے۔ پھر ایک اور مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں: "اگر کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو جس طرح محمود کہتا ہے کرو"۔ خاکسار عطاء الرحمن ایم ایس سی۔ بی۔ ٹی بھیرہ

۲۹

دیکھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ایک مجمع میں تقریر فرما رہے ہیں مگر بعض وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا حضور کی جگہ بول رہے ہیں۔ مولوی صاحب کی تقریر کا لہجہ بالکل حضور کے لہجے سے مشابہ ہے۔ اس وقت خیال آتا ہے کہ مولوی صاحب کا نام ظہور احمد ہے

حضور پر نور کی تقریر کے دوران میں چند اوباش نوجوان ایک طرف کھڑے تمسخرانہ انداز میں ہنس رہے ہیں۔ مگر ان کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا۔ تقریر کے ختم ہونے پر فضا میں یہ آیات گونجتی ہوئی سنائی دیں۔ کہ قد اوتیت سؤلک یا موسیٰ انی اخترتک لنفسی اور بھی بہت سی آیات تھیں۔ مگر یاد صرف اتنا ہی رہا۔ خاکسار نام مرسلی از جھنگ مگھیانہ

۳۰

کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کرا رہے ہیں اور مغرب کی نماز ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں بھی پہلی صف میں بائیں جانب کھڑا ہوں۔ حضور بہت ہی درد دل سے قرأت پڑھ رہے ہیں۔ ایک ہی رکعت میں حضور نے قرآن مجید میں مختلف جگہوں سے پڑھا۔ پہلی سورۃ جو حضور نے پڑھی وہ تو مجھے بھول گئی۔ دوسری سورۃ اخلاص ہے جو حضور نے پڑھی اس کے بعد حضور پڑھتے ہیں نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ تو یہی الفاظ نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین کے میری زبان پر جاری تھے۔ اور فجر کی نماز کا وقت تھا۔ خاکسار علیم الدین سوداگر چرم بھیلی حیدرآباد سندھ

۳۱

خواب میں آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کو دیکھتا ہوں جو کہتے ہیں:- "انہاں کم بختاں (مخرجین) نوں اتھاں (کانگرسی لوگوں) جتی حسن ظنی بھی نہیں"۔ الفاظ یہی ہیں۔ لیکن خواب ہی میں تفہیم یہ ہوئی۔ کہ وہ لوگ جو دنیاوی حکومت کے حامی ہیں ان کو بھی گورنمنٹ کے اطمینان دلانے پر تسلی اور اور حسن ظنی ہوتی ہے۔ لیکن یہ جو دینی حکومت کے حامی ہیں۔ ان میں کانگرسیوں جتنی بھی حسن ظنی نہیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ خاکسار بشیر محمد مجوکہ

۳۲

محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب نے کشفاً دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ایک مکان کے پاس کھڑے ہیں۔ جس کے قریب کچھ گندگی ہے۔ اور سید محمود اللہ شاہ صاحب بھی آپ کے پاس کھڑے ہیں۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکان کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ "ان کو کہہ دو اپنے جسم کو تکلیف نہ دیں اور اندر آ جائیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کو اپنے جسم پر کوئی اختیار نہیں ہے" یہاں ان سے مراد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اور محترمی شاہ صاحب کا خیال ہے۔ کہ شائد ان منافقین کی وجہ سے بوجہ شفقت علی خلق اللہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو تکلیف ہوئی ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کی صفت رحیمیت نے برداشت نہیں کیا۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ حضور اس گند کی وجہ سے اپنے مقدس جسم کو تکلیف نہ پہنچائیں۔

خاکسار محمد شریف از نیروبی

۳۳

دیکھا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ مشرقی افریقہ تشریف لے جا رہے ہیں۔ پہلے تو میں اپنے آپ کو قادیان میں ہی حضور کے پاس سمجھتا ہوں۔ مگر پھر کیفیت یہ ہوتی ہے۔ کہ آپ افریقہ کی بندرگاہ پر اترتے ہیں۔ تو میں وہاں پر پہلے سے استقبال کے لئے موجود ہوں۔ اس کے بعد حضور اور اس کے ساتھ یہ خادم وہاں سے چلتے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کمپالہ شہر ہے۔ گلیاں بڑی فراخ اور صاف ہیں۔ اور مختلف مشینوں کے چلنے کی آواز آتی ہے۔ پیدل حضور تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور میں ایک قدم پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک گلی میں شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ افریقہ حضور کو آ کر ملتے ہیں۔ اور وہاں حضور کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس پر ایک شخص وہاں آتے ہیں۔ جو بالکل سابق شاہ حبش معلوم ہوتے ہیں۔ شیخ مبارک احمد صاحب ان کو مخاطب ہو کر عربی میں کہتے ہیں۔ کہ ھذا خلیفۃ المسیح اس پر میں صرف اتنا کہتا ہوں امیر المومنین خلیفۃ المسیح معاً بعد وہ شاہ افریقہ کہتے ہیں بل خلیفۃ اللہ اور آگے بڑھ کر حضور کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیتے ہیں۔ میں اس وقت اپنے دل کی خوشی کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اور دعا مانگتا ہوں۔ کہ الٰہی تو ان کو احمدی بنا دے اور توفیق دے کہ یہ حضور کی بیعت کر لیں۔ اس کے بعد وہ وہاں سے روانہ ہوتے ہیں۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور واپس دارالامان تشریف لے گئے ہیں۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ عالیہ

۳۴

جلسہ سالانہ کا موقعہ ہے۔ حضور نماز پڑھانے لگے ہیں۔ ایک معمر آدمی نماز کی تکبیر کہنے لگا ہے۔ کہ اس نے اوپر کی طرف دیکھا اور ایک درخت پر ایک نوجوان کو بیٹھے دیکھا۔ جونہی اس نے اوپر دیکھا اس نوجوان نے اس پر تلوار سے حملہ کیا۔ لیکن خدا کے فضل سے وہ تلوار الٹی پڑی۔ اور اس کا کچھ نقصان نہ ہوا۔ پھر جلدی ہی اور آدمی تلواروں سے مسلح حملہ آور ہوئے۔ اور یہ آواز آئی۔ کہ نماز پھر ہو گی۔ ان دشمنوں کا انتظام پہلے کر لیا جائے۔ ان دشمنوں نے بہت وار کئے اور اپنی تلواریں چلائیں لیکن وہ سب کی سب الٹی ہی پڑتی ہیں اور کسی آدمی کو زخم نہیں ہوتا۔ اور ہر طرف سے یہی آواز آتی رہی۔ کہ صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ ان کو برباد و تباہ کرے گا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

خاکسار رشیدہ بیگم قادیان

۳۵

ایک سال قبل شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کو میں نے خواب میں احرار کی [illegible] کرتے ہوئے دیکھا۔ اور معلوم ہوا کہ امرتسر سے عطاء اللہ شاہ اور حسام الدین کو شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے بذریعہ خط بلایا ہے۔ خاکسار امیر الدین امرتسر

27

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت حقہ کے مخالفین ہمیشہ ناکام ہوئے

یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہی شیطانی طاقتیں رحمانی طاقتوں کے مقابل صف آراء رہیں۔ خدا کے قائم کردہ خلفاء کی مخالفت و معاندت میں انہوں نے کوئی کمی نہ کی۔ اپنے خفیہ منصوبوں اور ناپاک سازشوں سے حق و صداقت کے مثمر و پھلدار درخت پر تبر چلاتے رہے شیطان اور اس کے رفقاء کا یہ خطرناک حربہ کسی خاص وقت کے لئے مخصوص نہیں بلکہ جب بھی خدا کے برگزیدہ۔ اور عالم روحانیت کے فرزند اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اُٹھے۔ طاغوتی قوتیں اپنے پورے اقتدار، مزورانہ چالوں۔ اور پُر فریب منصوبوں سے ان کے ساتھ برسرپیکار ہو گئیں۔

حضرت آدم کی خلافت

ابتدائے عالم میں حضرت آدم علیہ السلام کی خلافت آسمانی خلافت تھی۔ آپ کو رب العزت نے یہ شاندار خلعت عطا کیا۔ اور اس کی مخالفت کرنے والے اور شیطان کو اپنی رعونت کا بدلہ ابدی طور پر آسمانی حکومت سے کٹ جانے اور راندۂ درگاہ الٰہی ہونے کی صورت میں ملا۔ جس سے ہم آجتک عبرت حاصل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ کیا شیطان کا ابا و استکبار حضرت آدمؑ کا کچھ بگاڑ سکا۔ ہرگز نہیں۔

حضرت یوشع کی خلافت

پھر یوشع بن نون حضرت موسےٰ علیہ السلام کا برحق خلیفہ تھا۔ اس کی مخالفت میں بھی شیطانی گروہ ایک سیلاب کی مانند ٹوٹ پڑا۔ اور اس آسمانی حکومت کو نیست و نابود کرنے میں اپنی تمام مساعی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ لیکن آخر انہیں بھی منفعل و شرمسار ہونا پڑا۔ وہ خدا کا پیارا تائید ایزدی سے غالب آیا۔ اور تمام اندرونی و بیرونی دشمن آسمانی لعنت کے مستحق ٹھہرے۔

حضرت ابوبکرؓ کی خلافت

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو دنیا ئے اسلام کے عظیم القدر تاجدار۔ اور سب سے بڑے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برحق خلیفہ تھے۔ ان کی خلافت کا زمانہ آیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر جب تمام صحابہ میں ایک خطرناک ہیجان پیدا ہوگیا۔ لوگ ارتداد کی صورت اختیار کر رہے تھے۔ اور بظاہر اس کا روکنا ایک سعی لاحاصل تھا۔ مگر چونکہ خدا نے آپ کو خلیفہ بنایا تھا۔ اس لئے اسی خدا نے جماعت کے پاک قلوب اور سعید ارواح کو آپ کی جانب پھیر دیا۔ اور اس طرح اس منتشر شیرازہ کو متحد کر دیا۔

حضرت عمرؓ کی خلافت

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر سب نے بالاتفاق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ اور متحد ہوگئے۔ آپ کے زمانہ کو مورخین گولڈن ایج (زریں زمانہ) سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ مسلمانوں نے پورے اتحاد سے وہ کارہائے نمایاں دکھائے۔ اور ایمانی قوت سے وہ قابل صد رشک مظاہرے کئے کہ روم و ایران کی ان وسیع الحدود اور مستحکم سلطنتوں پر وہ باوجود اپنی مختصر جمعیت کے آن واحد میں غالب آگئے۔ اور اپنی عظیم الشان فتوحات سے طاغوتی قوتوں کو پاش پاش کر دیا جن کے بہترین نقوش آج کل بھی ہمیں تاریخ اسلام کے صفحات پر نظر آتے ہیں۔

انبیاء کی جماعتوں کیلئے ابتلاء کا آنا

غرضکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں پر کوئی بھی ایسا دَور نہیں گزرا۔ کہ ان کو معاندین کے گروہ سے سابقہ نہ پڑا ہو۔ کیونکہ ایسے دَور کا آنا ایک ضروری امر ہے۔ جس کے بغیر ترقیات کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور خدا کی رحمت جو انتہائی ابتلا کے وقت اس کے بندوں پر نازل ہو کر اس کی دستگیری فرماتی ہے۔ وہ بھی کسی حد تک رُک جاتی ہے۔ پس انبیاءؑ کی جماعتوں کے لئے ابتلاء کا آنا ایک لازمی امر ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ انبیاء کی جماعتیں مصائب اور مشکلات کے درمیان ہی پلتی اور حقیقی تربیت حاصل کرتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے لئے ابتلاءٗ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کئی الہامات میں بھی آئندہ فتنوں کی صراحت معلوم ہوتی ہے۔ جو انبیاء کی جماعتوں کے لئے جزو لاینفک ہیں۔

آپ کا ایک الہام ہے۔ "اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے" (۲۲ مارچ ۱۹۰۷ء)

اگر کوئی شر اور فتنے برپا نہیں ہونے تھے۔ اور معاندین پیدا نہیں ہونے تھے۔ تو خدا تعالےٰ نے یہ کیوں فرمایا۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ یقیناً جماعت احمدیہ میں سے منافقین۔ اور غداروں نے فتنہ برپا کرنا تھا۔

پھر ایک اور الہام ہے۔ فرمایا:- اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا۔ یعنی اے اہل بیت خدا نے تم سے ناپاکی کو دُور کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور تم کو ایسا پاک کرے گا۔ جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے۔

اس الہام سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اہل بیت پر بدباطن منافقین حملے کریں گے۔ اور اپنی گندی فطرت کا مظاہرہ کر کے الزامات لگائیں گے۔

پھر اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ابتدائے خلافت کی تقاریر بھی اس بات کی بہترین آئینہ دار ہیں۔ کہ فتنوں کا آنا یقینی ہے۔ جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے آپ کو قبل از وقت مطلع کر دیا تھا۔

جماعت احمدیہ میں خلافت

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کی وفات حسرت آیات کے بعد بعینہٖ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۂ اول ہوئے۔ جو اس وقت جماعت میں سب سے افضل اور اس منصب کے سب سے زیادہ اہل تھے۔ چونکہ خدا نے ہی آپ کو اس شاندار منصب پر سرفراز کیا۔ اس لئے تمام جماعت کے قلوب آپکی طرف پھیر دیئے۔ اور سب نے بالاتفاق آپکی خلافت کو قبول کیا۔ جب عرصہ چھ سال کے بعد آپ اس دُنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ تو تمام جماعت نے ان درد بھرے جذبات کی کشمکش میں چاہا۔ کہ کوئی ہمارا امام اور مقتدا ہو۔ جو ہمارے شکستہ قلوب کو تسکین دے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنی خاص قدرت اور مشیت کے ماتحت سب سے افضل اور سب سے زیادہ مستحق پاکباز انسان یعنی حضرت فضل عمر امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو سریر خلافت پر متمکن کیا۔ اور جماعت کی تمام سعید ارواح نے آپ کے سامنے اپنی اطاعت کی گردنیں جھکا دیں۔

خدا تعالےٰ کی نصرت

آپ کی خلافت کے آغاز سے لے کر آجتک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور کشوف کے ماتحت بڑے بڑے فتنے برپا ہوئے۔ مگر ہر مرتبہ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت اپنے بندے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ رہی اور دشمن سرنگون ہوئے۔ حال میں بعض فتنہ پرداز لوگوں نے جو فتنہ اٹھایا۔ وہ بھی یقیناً ناکام و نامراد ہونگے۔ اور جماعت احمدیہ ترقی کی ایک اور منزل طے کرے گی۔ یہ لوگ دعوے کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالےٰ کے برحق نبی اور رسول ہیں اور آپ کی وحی پاک و مقدس ہے جس میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان سے پوچھتا ہوں کہ وہ الہامات جن کا حقیقی مصداق سوائے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اور کوئی نہیں۔ اور جو آپ کے وجود باجود سے مخصوص ہیں۔ ان کے متعلق ان کا کیا خیال ہے؟

کیا آج وہ تمام الہامات ان کے ذاتی بغض و عناد اور کینہ کی وجہ سے نعوذ باللہ جھوٹے ہو گئے۔ کیا ان کی نگاہیں نعوذ باللہ رب السموات والارض علیم بذات الصدور ہستی سے بھی زیادہ تیز ہیں۔ اور ۲۲ سال کے بعد انہیں اس کا علم ہوا ہے؟

معزز قارئین! آج جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت کو ۲۳ سال ہو گئے ہیں۔ اور چوبیسواں شروع ہے۔ اس عرصہ میں تمام دنیا کی نگاہوں نے بخوبی دیکھ لیا۔ کہ وہ جس کے مٹانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا۔ جس کے نیست و نابود کرنے کے لئے ہر کس و ناکس نے اتحاد کیا۔ اور اپنے زہر میں بجھے ہوئے تیروں سے اس کی ہلاکت کی ٹھانی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے ماتحت اسیروں کا رستگار بنا۔ قوموں کا سردار کہلایا۔ اور قبلہ گاہ عالم بن گیا۔ جس شخص نے آپ کو گرانا چاہا۔ وہ قعر ذلت میں گرا۔ وہ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا۔ وہ جاہل مطلق ثابت ہوئے۔ جنہیں حسن تدبیر اور جماعتی نظام کے چلانے کا دعوےٰ تھا۔ وہ آپ کے سامنے طفلِ مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ان تمام الہامات کا سچا مصداق قرار دیتے ہوئے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا۔ اور اس زمانہ کے مہر منیر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کا بہترین جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے مبارک ہاتھوں سے اسلام کی شاندار فتوحات کو مقدر کر دیا۔ مسئلہ خلافت کو نہ صرف ضروری قرار دیا۔ بلکہ صد ہزار برکات اور افضال کی آماجگاہ بنا دیا۔ اور اس کے انکار کو ابدی ذلت اور لعنت۔

لا ریب ہمارا پیارا آقا سیدنا حضرت محمود خدا کا قائم کردہ سچا خلیفہ ہے۔ وہ خدا کا مقرر کیا ہوا ایک زکی اور پاکباز بندہ ہے۔ جس کی ہر حرکت میں خشیت اللہ اور ہر کام میں اس برگزیدہ رسول کا پرتو ہے۔ جو دنیا کے لئے سراپا حلم اور رحم بن کر آیا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ امن کا شہزادہ تو عین بجا ہوگا۔ جس کا آنا مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوا۔ ہاں وہ نور ہے۔ جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ اور تمام مومنین کی گردنیں آپ کی اطاعت کے لئے ہمیشہ کے لئے جھکا دیں۔ اور خدا نے لکھ دیا۔ کہ جو اس کی اطاعت کریگا۔ وہ جیتے گا اور جو اسکی مخالفت کرے گا۔ وہ نہ صرف ہار یگا بلکہ سخت ذلیل ہوگا۔ پس مبارک ہیں وہ جو ان حسرتناک انجاموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے معمولی سے معمولی لغزش سے بچیں۔ اور اس مقدس امام سے کامل وابستگی پیدا کریں۔ جسکو خدا نے اس عظیم الشان منصب کا اہل ثابت فرمایا ہے۔ تا خدا کی رحمتوں کے دروازے کھلیں

خاکسار ملک نذیر احمد ریاض مولوی فاضل قادیان

منافقینِ خلافتِ ثانیہ کے ضمیر و عقل سے اپیل

میں ان لوگوں کے ضمیر سے اپیل کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی نہیں تو کم از کم مجدد تو مانتے ہیں۔ چونکہ وہ لوگ دیرینہ عناد کی وجہ سے آجکل خصوصیت کے ساتھ بذریعہ تقریر و تحریر اور اپنی خفیہ ریشہ دوانیوں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے خلاف ناپاک پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ میں اس وقت صرف انکے ضمیر اور ان کی عقل سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

یہ تو سب جانتے ہیں۔ کہ ہر انسان کے مرنے کے بعد اس کی یادگار اولاد ہی ہوا کرتی ہے۔ اور نفسیاتی اصول کے ماتحت باپ کا اثر بیٹے پر ہونا لازمی ہے۔ خواہ کم ہی کیوں نہ ہو۔ اسی اصل کو پیش نظر رکھ کر ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد پر کیا اثر ہونا چاہیئے اگر ہم لوگ صحیح معنوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا کا فرستادہ یقین کرتے ہیں۔ اگر ہم لوگ یقین کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود امت محمدیہ میں چودھویں صدی کے مجدد خاتم الخلفاء اور مہدئ معہود ہیں۔ اگر ہم لوگوں کا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود خدا کے راستباز بندے ہیں۔ تو ہمیں پھر لازماً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود کی اولاد بھی پاک ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اپنے پدر بزرگوار کے نقش قدم پر ہے۔ چنانچہ اس امر میں میرے ہمخیال مولوی محمد علی صاحب بھی ہیں۔ جب کہ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عالمِ شباب کے تقوےٰ اور طہارت کو مخالفین احمدیت کے سامنے رکھ کر مسیح موعود کی صداقت پر دلیل پیش کی۔ لیکن اگر بالفرض نعوذ باللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ناپاک ہیں۔ تو پھر ہمیں ماننا پڑے گا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ایسے ہی تھے نیز نہ وہ اپنے دعوے میں صادق تھے۔ اور نہ ان میں قوت قدسیہ تھی۔ کیونکہ ایک نبی کی قوتِ قدسیہ کے فقدان کا یہ ایک زبردست ثبوت اور اس کی ناکامی کی یہ ایک کھلی ہوئی دلیل ہے۔ کہ وہ اپنے دعوے کے بعد کی اور موعود اولاد کو بھی اپنی تعلیم پر عامل نہیں بنا سکا۔ ذرا انصاف سے سوچو کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا میں اس لئے آئے تھے۔ کہ اور لوگ تو آپ سے فیض پائیں لیکن آپ کی اولاد اور خدا تعالےٰ کی بشارتوں کے ماتحت پیدا ہونے والی اولاد نااہل ثابت ہو۔ کیا اس کی بعثت کی غرض و غائت یہ تھی کہ لاہور کے ممبر پاک ہوں۔ لیکن اسکی اپنی اولاد ناپاک ہو جائے۔ کیا وہ اسی لئے آیا تھا کہ جاوا کا جنگلی بھی صحیح معنوں میں آدمی بن جائے لیکن اسکی اپنی ذریت آدمیت سے بھی گر جائے۔ امریکہ کی سفید فام قوم ہاں وہ قوم جس کے عناصر گناہ و معصیت کی مٹی سے گوندھے گئے۔ وہ تو تثلیث کو چھوڑ حقیقی اسلام کی آغوش میں آکر نجات یافتہ بن جائے لیکن جس کے پاک قدموں کی بدولت وہ آسمانِ روحانیت پر پہونچے۔ اس کے اہل و عیال ناپاک ہو جائیں۔ ہنگری اور سماٹرا کا باشندہ اس کی قوتِ قدسیہ سے فرشتہ خصلت ہو جائے۔ لیکن اسی کا بیٹا نعوذ باللہ گمراہ ہو جائے۔ بتاؤ اگر یہ ممکن ہے تو پھر کس کام کا وہ مجدد کس کام کا وہ مسیح موعود اور کس کام کا وہ نبی جبکہ اپنے گھر میں اپنی قوت قدسیہ سے اپنے اس اہل بیت کو پاک نہیں کر سکا۔ جسکو اس نے اپنی صداقت کا نشان قرار دیا۔ اور جس کے متعلق خدا کا مسیح انتہائی تضرع کے ساتھ سجدے میں گر کر دعا کرتا ہے کہ

مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے

کیا خداوند ذوالجلال کے برگزیدہ بندہ کی یہ دعا عرش سے واپس لوٹا دی گئی۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ اس کی یہ تڑپ سے

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادئ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر

رد کر دی گئی حاشا وکلا۔

یہ وہ دعائیں تھیں جو اس وقت تک عرش کو متزلزل رکھتیں۔ جب تک مستجاب الدعوات

ابنِ مسیحا کی دعا

قادیاں! مانا تری آب و ہوا اچھی ہے
رات دن اچھے۔ تری صبح و مسا اچھی ہے
لیکن اک چیز جو نایاب ہے دنیا بھر میں
وہ ترے ابنِ مسیحا کی دعا اچھی ہے

28

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاضی محمد رشید صاحب کی خدمت میں

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا مخلصانہ ایڈریس

قاضی صاحب کے عہدِ امارت میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی ترقی و استحکام کا ذکر

مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۷ء کی شام کو جناب قاضی محمد رشید صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی طرف سے دعوت طعام دی گئی اور مندرجہ ذیل ایڈریس پیش کیا گیا۔

امیر محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کے تبادلہ کی خبر ہمیں سخت شاق گذری ہے۔ بلاشبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی نیابت و نمائندگی میں آپ کا وجود ہمارے لئے بہت مفید تھا۔ ہمارا ایمان و یقین ہے کہ حضرت امیر المومنین سیدنا محمود کے دامن مبارک سے کامل وابستگی نورِ ایمان و قوت عمل بخشتی ہے۔ ہر ایک کامیابی و کامرانی جو مجاہدینِ اسلام و مبلغین سلسلہ و امرائے جماعت ہائے احمدیہ کو مہماتِ دینیہ کی سرانجام دہی میں حاصل ہوتی ہے اسی سرچشمہ فیض و ہدیٰ کی رہینِ منت ہوتی ہے۔ اور اسی مبداء جود و سخا کی دعا و برکت کا نتیجہ ؎

ماز و یابیم ہر نور و کمال
وصلِ دلدارِ ازل بے او محال

مخدومنا، حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ آپ کی گہری عقیدت و عاشقانہ تعلق و فدا کارانہ ارادت مسلم ہے۔ خلافت احمدیہ کی اہمیت و عظمت پر آپ کے جوشِ اطاعت سے پُر خطبات و جذبہ وفاداری سے لبریز تقاریر نہایت درجہ مؤثر ثابت ہوئیں۔ انشاء اللہ یہ آموختہ ہمیں کبھی فراموش نہ ہوگا۔

قاضی صاحب مکرم! آپ کا قریباً دو سالہ عہد امارت بلوچستان کے لئے نہایت کامیاب و بابرکت ثابت ہوا۔ اس قلیل عرصہ میں جماعت جلد جلد بڑھی اور بڑی سرعت کے ساتھ ترقی کے منازل طے کرتی گئی۔ حضرت امیر المومنین کے منشاء مبارک کے ماتحت جماعت ہائے بلوچستان کی مالی تنظیم آپ کے ہی عہد میں تکمیل پذیر ہوئی۔ آپ کی تحریک سے اور آپ کے نمونہ سے متاثر ہو کر متعدد احباب نے وصیتیں کیں۔ اور جماعت کا سالانہ بجٹ گذشتہ ریکارڈ سے بدرجہا بڑھ گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

برادرم محترم! جماعت احمدیہ کوئٹہ کو آپ کے زیر امارت ایک نمایاں امتیاز و بلند حیثیت حاصل ہوئی یعنی مجلس مشاورت اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمایندگان مجلسِ مشاورت کے سامنے فراہمی ریزرو فنڈ کی تحریک فرماتے ہوئے جماعت احمدیہ کوئٹہ کو بطور نمونہ پیش فرمایا۔ اور اس جماعت کی کارکردگی کی تعریف برسر اجلاس فرمائی۔ ؎

لیکن اینست بخشش یزداں
تا نہ بخشند یا فتن نتواں

محترم قاضی صاحب! آپ ہمارے مشفق ناصح۔ ہمدرد بھائی۔ صائب الرائے مشیر اور صالح جلیس تھے۔ ہاں آپ ہمارے مربی و محسن۔ معلم و مدرس اور استاذ و اتالیق تھے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو علم قرآن و تفقہ فی الدین کی نعمت عظمیٰ سے حصہ وافر عطا فرمایا۔ اور آپ نے اپنی خداداد قابلیت سے نہ صرف احباب جماعت بلکہ عام خلق اللہ کو بھی فائدہ پہنچایا۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء

مکرمنا۔ جیسا کہ ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "کن فی الدنیا کعابر سبیل"۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے۔ کہ ع

کہ مے خواہد نگارِ من تہیدستانِ عشرت را

آپ کی سادہ اور تکلفات سے پاک زندگی ہمارے لئے قابلِ تقلید نمونہ ہے۔ آپ بفضلہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے ان ممتاز افراد میں سے ہیں جنہوں نے اپنی ماہوار آمد پر ⅓ کی وصیت کر کے اور اس پر کاربند ہو کر عملاً ثابت کر دیا کہ ؎

ز بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

مکرمنا! آپ نے اپنے عہدِ امارت میں نظامِ جماعت کو درست اور چست کر دیا۔ اور جماعت کی تعلیم و تربیت میں کوشاں و مشغول رہے۔

مکرمنا! بالآخر ہم آپ کو عہدۂ امارتِ بلوچستان سے کامیابی و سرخروئی کے ساتھ سبکدوشی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں ع۔ تا ز ربُ العرش یابی خلعتِ صد آفریں

امید داریم۔ کہ آپ بھی اپنی خاص دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں گے۔

مکرمنا! آپ کی خدمت میں ہماری التماس یہ ہے۔ کہ جب آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور شرفِ باریابی پائیں۔ تو ہمارا مخلصانہ و مؤدبانہ سلام حضور عالی میں پہنچا دیں اور عرض کریں۔ کہ اے حسن و احسان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نظیر۔ اے ہمارے سید و آقا! مرکز سلسلہ سے دور افتادہ یہاں ایک ہزار میل دور تیرے عشاق کی ایک جماعت ہے۔ جو تیرے دامن سے کامل وابستگی اور تیری ذات سے والہانہ شیفتگی رکھنے والی ہے۔ وہ اعوان و انصارِ خلافت کی ایک جماعت ہے۔ جو بیا جان و مال تجھ پر قربان و فدا ہے۔ کوئی نہیں جو اس رشتۂ محبت و عشق کو توڑ سکے۔ پس ہماری فدائیت کا ناچیز ہدیہ اور ہماری لائفِ تعشق کا حقیر تحفہ رد نہ کیجیو۔ بلکہ اسے شرفِ قبولیت بخشیو۔ کہ ع

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا

ہم ہیں خادمانِ حضرت سیدنا محمود و ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ بلوچستان

جواباً جناب قاضی صاحب نے جو تقریر کی۔ اس میں آپ نے نہایت مؤثر پیرایہ میں خلافت سے وابستگی کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو نصیحت کی۔ کہ ایک موٹا گر ہے جس کو اگر انسان مدنظر رکھے تو موجودہ قسم کے تمام فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان شخصیت کی طرف دیکھنے کی بجائے اس مقام کی طرف دیکھے۔ جہاں خدا تعالےٰ نے ایک شخص کو کھڑا کیا ہے۔ اسی اصل کے نظرانداز کرنے سے پہلوں کو ٹھوکر لگی ہے۔ اور یہی چیز موجودہ فتنے کے بانیوں کو لے ڈوبی ہے۔

خاکسار بشیر احمد۔ ایم۔ اے

آل انڈیا مسلم لیگ کی دعوت

آل انڈیا مسلم لیگ کا پچیسواں سالانہ اجلاس ۱۵، ۱۶، ۱۷ اکتوبر سنہ حال کو لکھنؤ میں منعقد ہوگا۔ مسٹر محمد علی جناح اس جلسہ کی صدارت فرمائینگے۔ اس جلسہ کی اہمیت کے متعلق آپ سے عرض کرنا تحصیل حاصل ہے۔ مسلمانان ہند کیلئے ایک متفقہ سیاسی لائحہ عمل کا اختیار کرنا اس وقت ازبس ضروری ہے۔ آپ کی شرکت اور آپکے قیمتی مشورہ سے اس اہم اجلاس کو بہت کچھ مدد ملے گی۔ اس لئے میں بحیثیت چیرمین استقبالیہ کمیٹی استدعا کرتا ہوں کہ جناب والا اس جلسہ میں ضرور شرکت فرمائیں۔ اور اپنے شہر اور ہمجوار مقامات کے دیگر بااثر حضرات کو بھی ساتھ لائیں۔

اپنی تشریف آوری کی تاریخ اور وقت سے سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی مسلم لیگ کو کم از کم دو روز قبل اطلاع بخشی جائے تاکہ آپ کے قیام و طعام کے انتظام میں سہولت ہو۔ یہ بھی تحریر فرما دیا جائے۔ کہ آپ انگریزی طریقے پر رہنا چاہتے ہیں۔ یا ہندوستانی۔ انگریزی ہوٹلوں کا خرچ یومیہ لکھنؤ میں کم از کم دس روپے روز ہوگا۔ اور ہندوستانی طریقہ [illegible] طریقے سے رہنے کا انتظام ہے۔ خاکسار (راجہ) محمد امیر احمد خان چیرمین استقبالیہ کمیٹی آل انڈیا مسلم لیگ

ملا عنایت اللہ بدزبانی سے منع کرنے پر روٹھ گئے

۲۹ ، ۳۰ ر ستمبر کو سمبڑیال میں احرار کا جلسہ تھا۔ جس میں ملا عنایت اللہ صاحب احراری بھی آئے تھے۔ اور اپنی عادت کے مطابق جماعت احمدیہ اور اس کے پیارے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بہت بدزبانی اور یاوہ گوئی کی۔ ۲۹ ر ستمبر کی رات کو جو اجلاس شروع ہوا۔ اس کے صدر جناب ملک غلام نبی صاحب مینیجر اسلامیہ سکول سمبڑیال مقرر تھے۔ جو یہاں نہایت معزز اور کام کرنے والے انسان سمجھے جاتے ہیں اور قوم کے بڑے ہمدرد و خیرخواہ ہیں۔ جس وقت جلسے میں گندی اور فحش نظمیں پڑھی جانے لگیں۔ تو صدر جلسہ نے تنبیہہ کی۔ اس پر ملا عنایت اللہ بہت چکرائے۔ کیونکہ ان کو علمیت سے کیا واسطہ وہ تو جہالت کی باتوں اور گالیوں سے پبلک کو بھڑکانا جانتے ہیں اور یہ کہہ کر جانے لگے۔ کہ یہ صدر مرزائیت نواز ہے۔ میں اس کی صدارت میں تقریر نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے جلسہ میں ایک شور پیدا ہو گیا۔ ملک صاحب موصوف صدر جلسہ نے کہا کہ میں اپنی صدارت میں بے ہودہ گوئی اور گالیوں کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور نہ ایسے جلسہ کی صدارت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ کہتے ہوئے آپ نے کرسی صدارت کو چھوڑ دیا۔ احباب اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ احرار کے پاس سوائے گالیوں اور بدزبانیوں کے اور کچھ نہیں۔ اور ان کے جلسے محض جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہنے اور پبلک سے چندہ بٹورنے کا ایک ڈھونگ ہوتے ہیں۔

خاکسار۔ امام الدین احمدی سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ سمبڑیال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کی قلابازیاں

احرار بھی کچھ عجیب کینڈے کے بزرگ واقع ہوئے ہیں۔ جب یہ حضرات "مجلس خلافت" تھے تو پرلے درجے کے مخلوطی تھے۔ اور نہرو رپورٹ کی حمایت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیا کرتے تھے۔ لیکن جب نہرو رپورٹ اور مخلوط انتخاب کو تمام مسلمانوں نے ٹھکرا دیا۔ تو ان حضرات نے فی الفور قلابازی کھائی۔ اور مجلس احرار بن گئے۔ جداگانہ انتخاب کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ اور بدستور مسلمانوں کے محبوب کس طرح بن گئے؟ کشمیر کی تحریک میں انہوں نے خوب فداکاری سے کام لیا۔

لیکن جب کوئی اور کام (یعنی تخریبی) سامنے نہ رہا تو قادیانیوں پر پل پڑے۔ اس لئے کہ یہ محاذ کسی قدر محفوظ نظر آیا۔ حکومت سے لڑنا خالہ جی کا گھر نہیں اور ہندوؤں سے برسرپیکار رہنا بھی آسان نہیں۔ لہذا کیوں نہ ایک چھوٹی سی جماعت کو آگے دھر لیا جائے۔ اور مسلمانوں میں اس کے خلاف نفرت پیدا کر کے اپنا اُلّو سیدھا کیا جائے۔ چنانچہ اُلّو کئی مہینے تک خوب سیدھا ہوتا رہا۔ تا آنکہ شہید گنج کی قیامت برپا ہو گئی

اب احرار کرام اس فکر میں تھے کہ نئے آئین کے انتخابات میں حصہ لے کر وزارت پر ہاتھ ماریں۔ اور اس کے لئے دوسری قوموں سے بھی اچھے تعلقات رکھنا ضروری تھا۔ لہذا انہوں نے سکھوں کے پاس خاطر سے شہید گنج کی تحریک میں حصہ نہ لیا۔ اور مسلمانوں میں سخت ذلیل و رسوا ہو گئے۔

مدت دراز تک مسلمانوں نے احرار کی یہ بات بھی نہیں سنی کہ قادیانی بہت برے ہوتے ہیں۔ اس کا جواب ہمیشہ یہی ملتا تھا۔ کہ وہ تو برے ہی ہیں۔ مگر تم ان سے بھی زیادہ برے ہو۔

سکھوں کو قابو میں لانے کی فکر میں مسلمان بھی ہاتھ سے نکل گئے۔ اتحاد پارٹی کی حکومت قائم ہو گئی۔ اسمبلی میں احرار ڈیڑھ دو سے زیادہ نشستیں حاصل نہ کر سکے۔ ازیں سو رانده و ازاں سو درمانده۔ اب احرار کانگرس میں شامل ہو رہے ہیں۔ حالانکہ دس سال سے بزرگان احرار یہی کہہ رہے تھے کہ جب تک کانگرس مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا یقین نہیں دلاتی۔ کوئی مسلمان اس میں شامل نہیں ہو سکتا۔

سوال یہ ہے۔ کہ کیا پنڈت جواہر لال نہرو نے احرار کو یقین دلا دیا ہے کہ مسلمانوں کے حقوق محفوظ کر دیئے جائینگے؟

اصل بات یہ ہے کہ جب آدمی کی عقل ساتھ چھوڑ جاتی ہے تو اس سے ہمیشہ الٹی ہی باتیں سرزد ہوا کرتی ہیں۔ شہید گنج کی تحریک میں حصہ نہ لینے کی وجہ سے احرار اس حال کو پہنچ گئے۔ اب تمام ہندوستان کے مسلمان کانگرس اور اس کی وزارتوں کے ہاتھوں نالاں ہیں۔ پنجاب میں ستیہ پالی ٹولی ماسٹر تارا سنگھ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے خلاف جہاد میں مصروف ہے۔ اور احرار کرام نے اس "مبارک" وقت کو شرکت کانگرس کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ وہ مسلمانوں میں اور بھی خراب ہونگے۔

کیا اب احرار کے رہنماؤں میں کوئی عاقبت بیں بزرگ باقی نہیں رہا۔ الیس منکم رجل رشید؟

(انقلاب ۲ ر اکتوبر)

ضلع سلیم میں شراب کی بندش کی تقریب

سلیم۔ یکم اکتوبر شراب کی قطعی بندش کی سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مدراس کے وزیر اعظم شری یت راجگوپال آچاریہ۔ وزیر آبکاری۔ وزیر پبلک انفارمیشن اور دیگر اصحاب کے ساتھ آج یہاں پہنچے۔ آپ کے استقبال کے لئے شہر دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ جگہ جگہ قومی جھنڈے لہرا رہے تھے۔ وزیر اعظم نے کئی جلسوں میں شراب کے خلاف تقریریں کیں۔ ایک دوکان کے سامنے ایک بوتل رکھی ہوئی تھی۔ اس پر لکھا ہوا تھا کہ شراب لعنت ہے ساتھ ہی اس کے پھل رکھے گئے تھے۔ جو دیوتا کی بھینٹ کئے جانے تھے۔ وزیر اعظم کو لوہے کا ڈنڈا دیا گیا۔ جس سے اس بوتل کو توڑا گیا۔ جس وقت بوتل توڑی گئی۔ لوگوں نے گاندھی جی کے جے کے نعرے بلند کئے۔ شری یت راجگوپال آچاریہ نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے عورتوں سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے آدمیوں کی نگرانی کریں۔ تاکہ وہ شراب کبھی نہ پی سکیں۔ سب سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ پہلے جہاں شراب کی دوکانیں تھیں۔ اب وہاں چائے کی دوکانیں کھل گئی ہیں۔ ان دوکانوں سے لوگوں کو دو ہفتہ تک چائے مفت مل سکے گی۔ ضلع سلیم شراب کی لعنت سے بالکل پاک ہو گیا ہے۔ پولیس کے جو افسر شراب پینے کے عادی تھے انہیں اس ضلع سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس وقت تک پولیس کے ۷۵ آدمی اس ضلع سے تبدیل کئے جا چکے ہیں۔

"الفضل" وزیر اعظم مدراس نے شراب کے خلاف جو کوشش شروع کی ہے اگر وہ کامیابی کے ساتھ جاری رہی۔ تو ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسئلہ چھوت چھات اور ہندو

مسئلہ چھوت چھات پر چند سالوں سے بہت لے دے ہو رہی ہے۔ مگر اس کا کوئی تسلی بخش حل ہنوز کسی کو نہیں سوجھا۔ اس کی وجہ میرے خیال میں یہ ہے کہ اس سوال کو حل کرنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو خود اچھوت نہیں۔ اور ہریجنوں کے جذبات و احساسات حالات و خیالات کو اچھی طرح نہیں جان سکتے۔ اچھوت علم سے بے بہرہ ہیں۔ اور ان کا اپنا پریس نہیں۔ اس لئے وہ خود اپنے خیالات کا اظہار آزادی سے نہیں کر سکتے اگر یہ مشکلات نہ ہوں۔ تو یہ مسئلہ بہت جلدی حل کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں ہریجنوں کی گراوٹ کے اسباب مندرجۂ ذیل ہیں:-

(۱) اچھوتوں میں سے بعض ذاتوں نے اگرچہ شدھ کہلا کر آریہ سماج وغیرہ سوسائٹیوں سے اپنا مذہبی تعلق جوڑ لیا اور اپنے قدیم ناموں کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ہندو سوسائٹی ان سے ویسا ہی سلوک کرتی ہے۔ جیسا کہ شدھ ہونے سے پیشتر کرتی تھی۔ ماسوائے چند آریہ سماجی برہمو سماجی وغیرہ افراد کے ہندو ان سے حیوانوں سے بدتر سلوک کرتے ہیں ان کے سائے سے کوسوں دور بھاگتے ہیں دلتوں میں سے ڈومنا۔ رٹال اور چمار وغیرہ نے شدھ ہو کر مہاشہ آریہ وغیرہ ناموں کو اختیار کیا ہے۔ اس پر ایک طرف تو گورنمنٹ نے ان کو پونہ پیکٹ کی تمام مراعات سے محروم کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف اعلےٰ ہندوؤں میں بھی ان کا نام درج ہو جانے پر پولیس فوج وغیرہ محکموں کی ملازمت کے دروازے ان پر بند ہیں۔ دیہات میں بیگار بدستور سابق بلائے بے درماں بن کر ان کے پیچھے پڑی ہوئی ہے۔ نمبردار اور ذیلدار وغیرہ سرکاری احکام کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ پنجاب میں ایکٹ انتقال اراضی نے ہمیں غیر زراعت پیشہ بنا دیا ہے۔ جن مکانات میں ہم صدیوں سے آباد چلے آتے ہیں۔ ان کے بھی ہم مالک نہیں ہیں۔ ہم میں سے ۷۵ فیصدی سے بھی زیادہ آدمی کاشتکاری پر گزارہ کرتے ہیں۔ تاہم ہمیں زمین خریدنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ اچھوتوں کو سرکار نے جو تعلیمی مراعات دی ہیں۔ ان سے شدھ شدہ دلت (مہاشہ آریہ وغیرہ) فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

میں حکومت ہریجن ممبران اسمبلی دلت پریس۔ اور اچھوت لیڈروں سے بزور اور باادب گزارش کرتا ہوں کہ ان امور کی طرف جلد تر توجہ دیں۔

۲۔ جب کوئی اچھوت عیسائی ہو جاتا ہے۔ تو مجلسی طور پر دوسرے عیسائی اس سے بالکل چھوت چھات نہیں کرتے۔ جو دلت اس مذہب میں داخل ہو گئے ہیں۔ مالی طور پر دوسروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ اور ان سے نسبتاً ملازم بہت زیادہ ہیں۔ ہمارے روزانہ مشاہدات ان امور کی تائید کرتے ہیں یہی حال اسلام کا ہے۔ جب کوئی دلت مذہب اسلام قبول کر لیتا ہے۔ تو مجلسی طور پر دوسرے مسلمانوں کے برابر ہو جاتا ہے۔ اس سے کسی قسم کی نفرت نہیں کی جاتی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعض ہریجنوں نے اس مذہب کو قبول کر کے میرے خیال میں دنیاوی طور پر بھی بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ہندو جس قسم کا انسانیت سوز سلوک ہمارے ساتھ کرتے ہیں۔ اس کی اگرچہ سینکڑوں مثالیں ہمارے پاس موجود ہیں۔ مگر بخوف طوالت صرف ایک ہی تازہ واقعہ پیش کرتا ہوں۔

تحصیلدار سانبہ (ریاست جموں) کی عدالت میں کچھ راجپوتوں کے خلاف اس الزام میں مقدمہ دائر تھا۔ کہ انہوں نے ایک ہریجن اور اس کے خاندان کے سب آدمیوں کو ڈنڈوں سے مارا پیٹا۔ اور گاؤں کے کسی ہندو نے ان کی مدد نہ کی۔ عدالت میں جب ان سے پوچھا گیا۔ تو ایک شخص نے بڑے غصہ سے کہا۔ کہ اچھوتوں کو مارنا ہمارا حق ہے۔ ہم پہلے بھی انہیں مارتے آئے ہیں۔ اور آئندہ بھی مارینگے۔ (ہندی پریم چارک آگرہ ۵ / جولائی ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۲) یہی سلوک سکھوں کا ہریجنوں سے ہے۔

ایک وہ زمانہ تھا۔ جبکہ ایک آریہ سماجی لفظ ہندو کو اپنے لئے گالی سمجھتا تھا۔ مگر آج یہ عالم ہے۔ کہ آریہ ہندو مذہب کی تعریف کرتے تھکتے نہیں۔ شائد انہوں نے ویدک دھرم اور پورانک دھرم کو اتحاد کے خیال سے ایک ہی سمجھ لیا ہے۔ یا یہ چال صرف اچھوتوں کو فریب دینے کی خاطر چلی جا رہی ہے۔ مگر جس مذہب کو وہ اپنے لئے ناقابل قبول سمجھتے ہیں ہریجنوں کو اس میں پھنسائے رکھنا چہ معنے دارد۔

ہریجنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ منوسمرتی جیسی کتاب کو جس کے ایک ایک لفظ پر عمل کرنا ہندو اپنا فرض سمجھتے ہیں سمجھیں۔ اور اس پر غور کریں۔ کہ اس میں اچھوتوں کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا گیا ہے۔ لکھا ہے۔

(۱) جو ذات میں برہمن ہو اور برہمن کا کام کچھ بھی نہ کرتا ہو۔ اور بے وقوف ہو۔ تو بھی وہ راجہ کو دھرم کا اپدیش کر سکتا ہے۔ اور شودر کیسا ہی ہو۔ وہ وعظ نہیں کر سکتا۔ (منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۲۰)

(۲)۔ برہمن سے فیصدی ۲ روپیہ ماہوار کشتری سے ۳ روپے۔ ویش سے ۴ روپے اور شودر سے ۵ روپے ماہوار سود لے۔

(منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۱۴۲)

(۳) اگر شخص قرض دہندہ کا ہم قوم یا ادنےٰ قوم کا ہو۔ اور قرضہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ تو قرضہ دہندہ کا کام کر کے قرضہ ادا کرے اور اگر قرضدار۔ قرضہ دہندہ سے اونچی ذات کا ہو۔ تو وہ قرضہ دہندہ کا کام نہ کرے۔ بلکہ آہستہ آہستہ قرضہ ادا کرے۔

(۴) اگر کشتری کبھی برہمن کو چور کہے تو سو پن جرمانہ دے۔ اور اگر ویش ایسی بات کہے۔ تو ڈیڑھ سو پن دے اور اگر شودر ایسی بات کہے تو قطع عضو کے لائق ہے۔ (منوسمرتی ادھیائے ۸ شلوک ۲۶۶) مشتے نمونہ از خروارے

پھر اکثر آریہ لوگ بھی ویسا ہی سلوک کرتے ہیں۔ جیسا کہ سناتن دھرمی۔ آریہ سماج نے لفظی طور پر ہریجنوں کو برہمن بنایا۔ مگر عام ہندو ان کو پہلے جیسے شودر ہی سمجھتے ہیں بس جبکہ ہندو ہم سے خلاف انسانیت سلوک کرتے ہیں۔ گاندھی جی نے برت رکھ کر ہمیں پھر ہندوؤں کے رحم پر چھوڑ دیا۔ اور سیاسی مشکلات میں پھنسا دیا۔ اور جبکہ آریہ سماجی ہندوؤں میں جذب ہو رہے ہیں۔ نیز موجودہ ہندو دھرم پورانک زمانہ کی پیداوار ہے۔ تو کیوں نہ ہمیں ہندوؤں سے سیاسی طور پر الگ ہو جانا چاہیئے۔ نیز مجلسی طور پر بھی۔ جیسا کہ وہ مجلسی طور پر خود ہم سے الگ رہتے ہیں۔ ہمیں بھی علیحدگی اختیار کر لینی چاہیئے اس سے ہماری عزت اور دولت محفوظ رہ سکتی ہے۔

ڈاکٹر امبیدکر صاحب نے ہندوؤں سے جو سلوک کیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ مگر راؤ بہادر ایم۔ سی راجا نے جو ہندوؤں کی دلجوئی کی ہے۔ وہ قابل ستائش نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔ سیاسی طور پر آد دھرم منڈل جالندھر ایک بہترین سوسائٹی ہے۔ مگر ہندوؤں کے تنخواہ دار ایجنٹ خود ساختہ ہریجن لیڈر جو ہریجنوں کو ہمیشہ کیلئے ہندوؤں کا غلام بنائے رکھنا چاہتے ہیں غرض کے بندے اور قوم فروش ہیں۔

خاکسار۔ مہاشہ بابو رام صفا۔ ایس سی

کھنال ضلع ہوشیارپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین میں تشدد کا دور دورہ

برطانی کابینہ کا فیصلہ

لنڈن ۳ر اکتوبر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر گلیلی مسٹر اینڈ ریوز کے قتل نے ارض مقدس فلسطین میں بربریت کے ایک نئے دور کا آغاز کر دیا ہے۔ برطانیہ کی وزارتِ عظمیٰ کا اجلاس ۹ ستمبر کو انعقاد پذیر ہوا۔ دیر تک صورت حال پر بند کمروں میں غور و خوض ہوتا رہا۔ برطانی کابینہ نے آخر کار یہ فیصلہ صادر کر دیا۔ کہ فلسطین میں قیام امن اور احترام قانون کی خاطر سخت گیری سے کام لیا جائے

ادھر برطانی کابینہ نے یہ فیصلہ کیا۔ ادھر ارضِ مقدس گرفتاریوں۔ جلاوطنیوں اور ہڑتالیوں کا گہوارہ بن گیا۔

عرب رہنماؤں کی گرفتاریاں

بیت المقدس ۳ر اکتوبر۔ مسٹر حسین خالدی میئر بیت المقدس و ممبر عرب ہائی کمیٹی اور مسٹر فواد سیا سیکرٹری عرب ہائی کمیٹی کو یکم اکتوبر کو حراست میں لے لیا گیا۔ ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ عرب ہائی کمیٹی اور اس کی تمام ماتحت مجالس کو خلافِ قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ کئی مقتدر عرب رہنماؤں کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ جنہیں گرفتار کر کے فلسطین سے باہر لے جایا جائیگا مفتی اعظم کو سپریم مسلم کونسل کی صدارت سے اور جنرل کمیٹی کی رکنیت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ ایک کمیونک میں موجودہ گرفتاریوں کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا گیا۔ کہ یہ ضروری خیال کیا گیا ہے کہ ایسے اشخاص کے خلاف کارروائی کی جائے۔ جن کا وجود قیام امن کے لئے منافی ہے۔ اور جن پر موجودہ واقعات کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے عرب بنک کے منیجر کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے اور فلسطین کی سرحدوں پر زبردست پہرے بٹھا دیئے گئے ہیں۔ اس اطلاع کے پھیلتے ہی عربوں میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ اور اندیشہ ہے کہ کہیں زبردست بدامنی پیدا نہ ہو جائے مگر حکام نے ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کا انتظام کر لیا ہے۔

عرب پارٹی کے صدر جمال حسینی کی گرفتاری کے وارنٹ بھی شائع کئے گئے تھے۔ اور خیال تھا کہ وہ فرار ہو گئے ہیں مگر انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ احمد حلمی پاشا کو بھی حراست میں لے لیا گیا ہے۔ اور انہیں کروزر "سسکس" میں پہنچا دیا گیا ہے جب گرفتاریاں مکمل ہو جائیں گی۔ تو کروزر روانہ ہو جائیگا

فوج اور پولیس کی نمائش

حیفا۔ جافا۔ القدس اور تل ابیب میں فوج اور پولیس کی زبردست نمائش کی جا رہی ہے۔ سرحدات پر فوج کا پہرہ بٹھا دیا گیا ہے۔ فوج اور پولیس کے تمام افسروں کی رخصتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

سرکاری اعلان

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت فلسطین اس بات کا عزم کر چکی ہے۔ کہ ملک سے دہشت انگیزی اور قتل و غارت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ جس کا سلسلہ گذشتہ چار ماہ انفرادی قتل کی وارداتوں کی صورت میں جاری ہے۔ قیام امن اور احترام قانون کے لئے ہر وہ حربہ استعمال میں لایا جائے گا۔ جس کی ضرورت ہوگی۔

گذشتہ ۱۳ر جون کو مسٹر آر۔ جی۔ بی سپیکر انسپکٹر جنرل پولیس فلسطین پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ پولیس کے بہت سے عرب افسروں کو گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ ۲۶ر ستمبر کو مسٹر ایل وی اینڈریوز کو برطانی کلیسا سے نکلتے ہوئے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا یہ واقعات ایسے ہیں۔ کہ جن سے کوئی حکومت بھی چشم پوشی نہیں کر سکتی لہذا حکومت نے اس امر کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ دہشت پسندی کا خاتمہ کر دیا جائے

تمام جماعتیں خلاف قانون قرار دیدی گئیں

مجلس عالیہ فلسطین اور اس سے متعلقہ تمام سیاسی جماعتوں کو خلاف قانون قرار دیدیا گیا ہے۔ نوجوانان فلسطین کی یونین کے صدر مسٹر یعقوب حسینی کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور جہاز کے ذریعہ جافہ بھیج دیا گیا ہے۔ مسٹر جمال حسینی ہنوز گرفتار نہیں ہوئے۔ لیکن ان کی گرفتاری کے لئے پولیس سرگرم عمل ہے

ہڑتال

القدس جافہ۔ اور نابلس میں عربوں نے ہڑتال کر دی ہے۔ بازاروں میں اُلّو بول رہے ہیں۔ تمام بڑے بڑے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا ہے مشہور عرب رہنما علامہ صبحی نے آج صبح گرفتار کر لئے گئے۔ آپ کی گرفتاری سے عرب حلقوں میں جوش و اضطراب انتہائی عالم پر پہنچ گیا۔

اخبارات پر قیود

جرائد کے مدیران کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسی خبریں شائع نہ کریں۔ جس سے سیاسی سرگرمیوں میں اضافہ ہونے کا احتمال ہو۔ اور حکومت کی حکمت عملی اور موجودہ صورت حالات پر تبصرات بھی شائع نہ کئے جائیں۔

نیوز ایجنسیوں پر کڑی نگرانی بٹھا دی گئی ہے۔ اور تمام خبریں سنسر ہونے کے بعد شائع کی جاتی ہیں۔

فلسطین میں ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع کر دیا گیا ہے۔ اور عرب بنک کے منیجر کو زیر حراست کر لیا گیا ہے گرفتار شدگان کو جہاز کے ذریعہ سیچلز لے جایا گیا ہے۔ ان لوگوں کو اس جگہ نظر بند کر دیا جائے گا۔

دہشت پسند

فلسطین میں قتل و غارت اور دہشت انگیزی پھیلانے والے لوگوں کی جماعت اکثر شام کی سرحد کو عبور کر کے فلسطین میں داخل ہوتی تھی۔ اور مقامی دہشت پسندوں سے اتحاد و تعاون کر کے امن کو تباہ کرتی تھی لیکن حکومت نے سرحدات پر کڑی نگرانی بٹھا دی ہے۔ اور فرانسیسی حکومت کا تعاون حاصل کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کو سرحدِ فلسطین میں آنے سے روکے۔

بلوداں کانفرنس

بلوداں میں انسدادِ صیہونیت کانگریس نے یہودیوں کے خلاف نہایت ہولناک اور دہشت افزا تجاویز منظور کی تھیں۔ لیکن حکومت کی موجودہ حکمت عملی ان تجاویز کا خاتمہ کر دے گی تمام عرب رہنما زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔ اس لئے ایسی سرگرمیوں کا رونما ہونا اب قرین قیاس نہیں رہا

ایک عرب کو گولی مار دی گئی

القدس میں آج صبح ایک لرزہ خیز نظارہ دیکھنے میں آیا۔ جب کہ ایک برطانی سپاہی نے ایک عرب کو گولی کا نشانہ بنا دیا۔ واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ برطانی سپاہیوں نے اسے رکنے کا حکم دیا۔ لیکن عرب نے حکم نہ مانا اور وہ نہ رکا۔ جس پر اسے گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔

مصر کو جانیوالی فوجیں روک لیگئیں

سکسں نامی فوج مصر جا رہی تھی۔ لیکن حکومت فلسطین نے اس کی روانگی کے احکام منسوخ کر دیئے ہیں بلیک واچ پلٹن بھی پہنچ گئی ہے۔

اسلامی ممالک کے قونصل خانوں پر پہرے

حیفا اور القدس میں اسلامی ممالک کے قونصل خانوں اور ان کے ملازموں کی نقل و حرکت کی کڑی نگرانی کی جا رہی ہے۔

مفتی اعظم کی برطرفی

مفتی اعظم کی فلسطین الحاج امین الحسینی کو مسلم سپریم کونسل اور اوقاف کمیٹی سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔ آپ نے علیحدگی کے بعد مسجد عمرؓ میں پناہ لی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ مطلوب ہے

(۱) چوہدری سلطان علی خان ڈاکٹر حال مقیم افریقہ کا موجودہ مکمل ایڈریس چاہیئے۔ ناظرین میں سے اگر کسی کو معلوم ہو سکے۔ تو خاکسار کو اس سے مطلع کیا جائے۔ دوست محمد خان ایم۔ اے گورنمنٹ کالج رہتک۔

(۲) مستری غلام سرور صاحب جو کہ بھیرہ کے ہیں۔ اور دو سال ہوئے منڈی تاندلیانوالہ میں افسر ٹیلیفون تھے۔ وہ اب کہاں ہیں۔
مبارک احمد منڈی چیری ڈاکخانہ سید والہ ضلع شیخوپورہ۔

اعلان نکاح

(۱) ۱۲ر ستمبر بدھ خان ولد عبد اللہ خان صاحب کا نکاح کرم جان دختر عبد اللہ خان کے ساتھ مبلغ مالنہ ۱۳۰ حق مہر پر جس میں زیور بھی شامل ہے۔ خاکسار نے پڑھا۔

(۲) ۲۴ر ستمبر محمد یعقوب خان ولد بخت خان کا نکاح سلیمہ بیگم بنت شمیر خان ساکن سوشن برہ کے ساتھ مبلغ دو صد روپیہ حق مہر پر خاکسار نے پڑھا۔ راجہ غلام محمد خان احمدی رئیس چک۔ امیر ج تحصیل کولہ گام کشمیر۔

بچوں اور بچیوں کا باتصویر ماہوار رسالہ

پیام تعلیم (دہلی)

فرصت کے وقت کا بہترین دوست۔ اچھے اچھے اور مزیدار قصے، کہانیاں، دلچسپ معلومات، لطیفے، مفید مشغلے، لیتھو اور بلاک کی تصویروں سے آپ کی خاطر و تواضع کرے گا۔ پیام برادری کے ذریعہ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر آپ کے نئے نئے دوست پیدا کرے گا۔

فوراً خریدار بن جائیے تو آپ کو ایک سالنامہ بھی ملے گا جو اس آب و تاب سے نکلتا ہے کہ ہندوستان کی دوسری زبانیں بھی ایسی مثال پیش نہیں کر سکتیں۔

دو روپے آٹھ آنے فوراً بھیج دیجئے تو آپ کو سالنامہ مفت مل جائے گا ورنہ ۱۲ر بھیج کر منگانا پڑے گا۔

سالنامہ ۲۹ر اکتوبر کو شائع ہوگا

مکتبہ جامعہ۔ نئی دہلی

شادی ہو گئی ← آپ جو چیز چاہتے ہیں۔ ← وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے جمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤساء امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ **مفرح یاقوتی** بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (عہ) میں ایک ماہ کی خوراک

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمےٰ ہے۔ اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ مخلوق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بد اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے۔ دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سیکرٹری کو دیں۔ کسی مرض کے متعلق مفت مشورہ لیں۔ اس علاج کو نہایت مفید پائیں گے۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ ولپینڈر یہ قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے اس سے بچہ آسانی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں شاید دو روپے آٹھ (عہ) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہکر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲ اکتوبر - وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان نے آج یہاں سے روانگی سے پیشتر صوبہ کے چند اہم مسائل اور آئندہ پروگرام کے متعلق ایک انٹرویو دیا۔ آپ نے کہا کہ ہماری وزارت کو قائم ہوئے چھ ماہ ہو گئے ہیں۔ چھ مہینے ہم نے فکر میں گذارے ہیں۔ خصوصیت سے ان فرقہ وارانہ جھگڑوں کی وجہ سے جو صوبہ میں ہوئے لیکن تاہم میرا خیال ہے کہ اب صورت حالات بہتر ہو رہی ہے۔

الہ آباد ۳ اکتوبر - بندے ماترم کے گیت کے سلسلہ میں کئی شاعروں کی نظمیں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر میں پہنچ چکی ہیں۔ سب سے زیادہ اچھی نظم اس وقت جوش ملیح آبادی کی قرار دی جا رہی ہے لیکن قطعی غور ابھی نہیں ہوا۔ ارکان دفتر مناسب انتخاب کے بعد باقاعدہ اسے ورکنگ کمیٹی کے سامنے رکھیں گے

شملہ ۴ اکتوبر - وزارت پنجاب کی ہدایت کے مطابق ایک مسودہ قانون مرتب کیا جا رہا ہے۔ جسے بل کی شکل میں آئندہ اجلاس اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اس مسودہ قانون کے رو سے ان لوگوں کے اقدام کو جو فرقہ پرستی کے جذبات کو بھڑکانا چاہتے ہیں۔ خلاف قانون قرار دیا جائے گا۔ اور جو شخص کسی بھی صورت میں فرقہ پرستی کا شور بلند کرے گا۔ اسے سزا دی جائے گی۔ جس میں قید اور جرمانہ دونوں شامل ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اسمبلی میں پیش کرنے سے پیشتر وزیر اعظم اس مسودہ قانون کو پبلک میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

روما ۳ اکتوبر - ابی سینیا میں حکم جاری کیا گیا ہے کہ ہر بالغ حبشی اطالوی فوج میں شامل ہو جائے جو نہیں ہوگا۔ اسے قید کر لیا جائیگا مسولینی کا مقصد یہ ہے کہ حبشیوں کو ملازمت میں لے کر بغاوت کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس وقت تک ۵ لاکھ حبشی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں انہیں کوئی تنخواہ نہیں ملتی۔ صرف کھانا دیا جاتا ہے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخان ۲ اکتوبر - دو چار دن سے یہاں کے ڈاک خانہ میں صوبہ سرحد کے کانگرسی وزراء کی ڈاک سنسر کی جا رہی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ اب وزراء اس علاقہ کا دورہ کرنے لگے ہیں۔ اس لئے یہ سنسر کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے گو یہ وجہ معقول معلوم نہیں ہوتی۔

بنوں ۲ اکتوبر - وزیرستان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قبائل نے ایک فوجی لاری پر حملہ کر کے اس میں بیٹھے ہوئے چھ افسروں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا اور پھر لاری کو آگ لگا دی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وانا کیمپ ابھی نہیں اٹھایا جائیگا

نیپلز ۲ اکتوبر - گیارہ ہزار اطالوی فوجی سپاہی آج ٹریپولی کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو ۲ اکتوبر - جاپان اور اٹلی کے درمیان ایک نیا معاہدہ قرار پایا ہے۔ جس کی رو سے جاپان کو یہ حق دیا جا رہا ہے۔ کہ وہ اپنا مال ابی سینیا اور دیگر اطالوی نوآبادیوں میں بھیج کر فروخت کرے۔ اس کے لئے اسے ۲۰ لاکھ ین کا نمک سمالی لینڈ سے خریدنا پڑے گا۔

کراچی ۲ اکتوبر - مسٹر گرین لینڈ ایک کروڑ روپیہ سے ایک کارخانہ کھول رہے ہیں۔ جس میں کیچڑ اور بحری گھاس سے ایندھن بنایا جائیگا۔ یہ ایندھن بہت سستا ہوگا۔

لاہور ۳ اکتوبر - وزیر اعظم پنجاب سر سکندر حیات خان شملہ سے آ گئے ہیں۔ سرکاری دفاتر ۷ اکتوبر کو پہنچیں گے۔

لاہور ۳ اکتوبر - اسمبلی کا آئندہ اجلاس ماہ نومبر کے پہلے ہفتہ میں منعقد ہوگا۔

ٹوکیو ۳ اکتوبر - جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے سانگ ین پر قبضہ کر لیا ہے۔ آج صبح جاپانی طیاروں نے کئی گھنٹہ تک گولہ باری کی۔ نانکن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۳۰ ہزار پناہ گزین نانکن کے اندرونی علاقوں کی طرف منتقل کر دیئے گئے ہیں۔ جاپان کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ جب سے جنگ جاری ہوئی ہے شنگھائی میں ۳۸۹۱ جاپانی ہلاک اور ۷۳۶۵ مجروح ہوئے ہیں۔ اس میں بحری مقتولین بھی شامل ہیں

بغداد ۳ اکتوبر - جنرل صدقی پاشا جن کو حال میں ایک شخص نے موصل میں قتل کر دیا تھا۔ ان کے مکان سے اہم دستاویزات برآمد ہوئی ہیں۔ دستاویزات سے ظاہر ہوتا ہے کہ صدقی پاشا نے ۸ ستمبر کو انقلاب برپا کرنے ایک خوفناک سازش کر رکھی تھی۔ جس کے نتیجہ میں وہ عراق میں بادشاہت کا خاتمہ کر کے ڈکٹیٹرشپ قائم کرنا چاہتا تھا۔ یہ تاریخ اس لئے مقرر کی گئی تھی۔ کہ یہی تاریخ شاہ غازی کی تخت نشینی کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان دستاویزات سے دو چک ۵۰ ہزار پونڈ کے برآمد ہوئے ہیں۔ جو بیرونی حکومتوں نے جنرل صدقی پاشا کو انقلاب برپا کرنے کے لئے دئے تھے۔

روما ۲ اکتوبر - ہسپانیہ نے غیر ملکی رضاکاروں کی واپسی کے متعلق تین حکومتوں کی کانفرنس میں شرکت کی جو دعوت دی تھی۔ سائنیور مسولینی نے اسے پائے استحقار سے ٹھکرا دیا ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر - فرانسیسی مراکش میں ۲۰ ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ ہڑتالیوں نے سڑکوں۔ بازاروں اور سرکاری عمارات کے سامنے مظاہرہ کیا۔ پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا۔ جس کے جواب میں مظاہرین نے پتھر پھینکے فساد بڑھ گیا۔ فوج کی امداد حاصل کی گئی۔ فوج نے گولی چلا دی۔ ۱۵ آدمی ہلاک ہوئے۔ ۷ کو ہسپتال میں لایا گیا۔ ۱۶ سپاہی اور تین فوجی بھی شدید مجروح ہوئے۔

لاہور یکم اکتوبر - دیوان رام لال ایڈووکیٹ جنرل نے عدالت عالیہ میں میاں علم دین ایڈووکیٹ کے خلاف درخواست دے رکھی تھی۔ آج اس درخواست کی بنا پر مسٹر جج ایڈیسن اور جسٹس دین محمد صاحب پر مشتمل ڈویژن بنچ نے میاں علم دین کے نام نوٹس جاری کیا کہ وہ وجہ بیان کریں کہ کیوں نہ انہیں پریکٹس سے علیحدہ کر دیا جائے بیان کیا جاتا ہے کہ میاں علم دین اور لالہ دیوان چند نے پیپلز بینک آف ناردرن انڈیا سے ۲۹۰۲ روپے ۷ آنے ۶ پائی وصول کئے تھے جب آفیشل لیکویڈیٹر نے اس کا مطالبہ کیا۔ تو میاں علم دین نے جواب دیا۔ کہ انہوں نے بینک سے مقدمات کی پیروی کے معاوضہ کے طور پر ۱۲۰۰ روپیہ وصول کیا۔ لیکن ایڈووکیٹ جنرل کا بیان ہے کہ بینک سے ان کی ایک درخواست برآمد ہوئی ہے۔ جس میں لکھا تھا کہ وہ مقدمات کی پیروی مفت کرینگے

لنڈن ۳ اکتوبر - نجدی قبائل میں اسلحہ جات تقسیم کر دئے گئے ہیں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہیں

کانگڑہ ۲۵ اکتوبر - حکومت پنجاب نے ۱۵ ایکڑ زمین شہتوت کے درختوں کے لئے موضع ہوتھا تحصیل پالم پور کے باشندوں کو دی ہے

پیرس ۲ اکتوبر - معلوم ہوا ہے کہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار ہسپانوی پناہ گزین فرانس سے چلے جائیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی